السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا اسلامی دعوت کے اصول زمانے اور معاشرے کی تبدیلی کی وجہ سے بدل جاتے ہیں؟ رسول اللہﷺ نے اپنی دعوت کا آغاز جو عقیدہ کی اصلاح سے کیا تو کیا ہر زمانے کے داعیوں کو بھی اسی سے اپنی دعوت کا آغاز کرنا چاہیے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بے شک رسول اللہﷺ کی بعثت سے لیکر قیامت تک اسلامی دعوت کی روایات اور اصول ایک ہی ہیں' جو زمانے کے بدل جانے کی وجہ سے تبدیل نہیں ہوتے البتہ یہ ممکن ہے کہ کچھ لوگ بعض اصولوں پر کسی کمی بیشی کے بغیر عمل پیرا ہوں' تو اس صورت میں داعی بعض ان امور کی طرف متوجہ ہوگا' جن میں یہ کوتاہی کرتے ہوں لیکن جہاں تک اسلام کی طرف اصول دعوت کا تعلق ہے' تو ان میں سے کبھی بھی کوئی تبدیلی واقع نہیں ہو سکتی۔ رسول اللہﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو اہل یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا:

فلیکن اول ماتدعوہم الی ان یوحدوہ اللہ تعالیٰ فاذا عرفوا ذلک فاخبرہم ان اللہ فرض علیہم خمس صلوات فی یومہم ولیلتہم فاذا صلوا فاخبرہم ان اللہ افترض علیہم زکاة فی اموالہم توخذ من غنیہم فترد علی فقیرہم) (صحيح البخاري‘ التوحید‘ (باب ماجاء فی دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم____ الخ ح: ۷۳۷۲ و صحیح مسلم ‘الایمان ‘باب الدعاء الی الشہادتین وشرائع الاسلام ‘ ح: ۱۹)

انہیں سب سے پہلے یہ دعوت دو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی توحید کو اختیار کریں' جب وہ اسے پہچان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ایک دن رات میں ان پر پانچ نمازیں فرض قرار دی ہیں۔ جب وہ نماز پڑھنے لگ جائیں تو انہیں بتاؤ کہ ''اللہ تعالیٰ نے ان کے اموال میں زکوۃ فرض کی ہے۔ جو ان کے غنی سے لے کر ان کے فقیر میں تقسیم کر دی جائے گی۔''

یہ ہیں وہ اصول دعوت جن کی اس ترتیب کو پیش نظر رکھنا واجب ہے بشرطیکہ ہم کافروں کو دعوت دے رہے ہوں اور جب ہم مسلمانوں کو دعوت دیں اور انہوں نے دین کے اصل اول توحید کو کسی کمی بیشی کے بغیر اختیار کر لیا ہو تو پھر ہم انہیں دوسری باتوں کی دعوت دیں گے جیسا کہ اس حدیث سے واضح ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص307

محدث فتویٰ